اس کتاب میں والدین اور اساتذہ کو بچوں کے لیے دس تربیتی عنوانات
اور عمل پر لانے کا طریقہ دیا گیا ہے۔

جمع وترتیب

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

رسالہ کا تعارف

یہ رسالہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔

دونوں حصوں میں دس تربیتی عنوان ایک ہی ہیں۔

پہلے حصے میں ہر عنوان سے متعلق:

① قرآنی آیات

② احادیث مبارکہ

③ بزرگوں کے اقوال دیے گئے ہیں۔

یہ حصہ اسکول میں پڑھانے والے ہر ٹیچر کے لیے ہے۔ ایک مہینے تک ایک ہی تربیتی عنوان کو ہدف بنائیں اور ہر مضمون کا ٹیچر روزانہ کلاس روم میں سبق شروع کرنے سے پہلے کوئی ایک قرآنی آیت یا حدیث پڑھ کر سنائیں۔

دوسرے حصے میں اس تربیتی عنوان کی:

① اہمیت

② عمل کی ترغیب

③ عمل کا موقع بتایا گیا ہے۔

کلاس ٹیچر/ HOD تربیۃ/ اسلامیات کا ٹیچر ایک مہینے تک روزانہ ایک تربیتی عنوان کو ہدف بنائیں۔ اس کی اہمیت، اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں، تشکیل کریں اور والدین/ سرپرست کے ذریعے اعمال چارٹ پُر کروا کر اعمال چارٹ چیک کریں۔

پیشِ لفظ

''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔''

(سنن ابن ماجہ، الادب، باب فضل الحامدین، الرقم: ۳۸۰۳)

آج کے بچے کل کے بڑے ہیں۔ بچے سب ہی کو اچھے لگتے ہیں اور یہ بچے بڑے ہو کر بھی سب کو اچھے لگیں اس کے لیے بچپن سے والدین اور ان کے اساتذہ کو ان پر توجہ دینی ہوگی اور ان کی بہترین تربیت کے لیے محنت کرنی ہوگی۔

آج ہی سے بچوں کی تربیت ایسی کی جائے کہ یہ ایک اچھے انسان، اچھے شہری اور ایک محبِّ وطن پاکستانی بنیں اور اپنی بہترین تربیت کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ اور مثال بنیں۔

زیرِ نظر رسالہ "ون منٹ تربیہ" تربیت کی دس باتیں اس سلسلے کی ایک کڑی ہے، اس میں دس تربیتی عنوان دیے گئے ہیں اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ بچہ بچپن سے اپنے اللہ کو پہچانے اور اللہ تعالیٰ کی مان کر زندگی گزارے، پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں بٹھائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے بہترین اخلاق اپنا کر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک، اسکول کا بہترین طالب علم اور معاشرہ کا اچھا فرد بنے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! بچوں کے لیے یہ تربیہ پروجیکٹ تیار کیا گیا ہے جو اسکول کے نظام اور تعلیم کے ساتھ ساتھ آسانی کے ساتھ رائج کیا جا سکتا ہے۔ اس تربیتی پروجیکٹ میں اساتذہ، والدین اور طالب علم تینوں بہت اہم ہیں اور تینوں کو شریک کرنا ضروری ہے اس کے لیے گزارش ہے کہ والدین گھر میں اور ٹیچرز اسکول میں پہلے مہینے میں روزانہ پہلے تربیتی عنوان کو ہدف بنائیں اور اس کو رائج کرنے کی کوشش کریں۔ ایک مہینے بعد دوسرے مہینے میں دوسرے تربیتی عنوان کو رائج کریں۔

والدین اور اساتذہ مل کر تربیتی عنوان کو بچوں کی عملی زندگی میں لانے کے لیے ان دس طریقوں سے محنت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ وہ تربیتی عنوان عمل میں آجائے گا۔

تربیتی عنوانات رائج کرنے کے دس طریقے یہ ہیں:

۱. افتتاحی اجتماع (Morning Assembly)
۲. ہر ٹیچر ایک منٹ تربیت کی بات (One Minute Tarbiyah) کرے۔
۳. کارگزاری و ترغیبی بات۔ (Motivation And Fead Back)
۴. عملی مشق (Activities)

۵ چھوٹے بچوں سے رنگ بھروانا(Colouring)۔

۶ بچوں سے چارٹ بنوا کر سوفٹ بورڈ(Soft Board) پر لگوانا۔

۷ بڑے بچوں سے مضامین لکھوانا۔ (Writing Essay)

۸ گھروں میں/کلاس روم میں تربیتی چارٹ لگانا۔

۹ ہفتہ واری تربیتی بیان (Weekly Tarbiyah Bayan)

۱۰ ماہانہ تقریری مقابلے کا انعقاد (Monthly Speech Competition)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے علمائے کرام اور ماہرین تعلیم نے اسکول کے بچوں کی بہترین تربیت کے لیے تربیۃ پروجیکٹ مرتب کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تربیت کے لیے ہر اسکول میں ایک ناظم تربیت (HEAD OF THE DEPARTMENT OF TARBIYAH) ہو جو بچوں کی تربیت کے لیے کوشش کرے۔

HOD تربیۃ کی ذمہ داریاں اور کام کے طریقہ کار کے لیے ادارہ وقتاً فوقتاً تربیتی نشست (ورکشاپ) بلا معاوضہ (FREE OF COST) کرواتا ہے، اسکول کے پرنسپل حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے اسکولوں میں ورک شاپ کی ترتیب بنائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! زیر نظر رسالہ مکتب تعلیم القرآن الکریم کے علماء کرام اور ماہرین تعلیم کی باہمی کوشش سے مرتب ہوا ہے، انہیں اور دیگر تمام مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

''مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔''

ترجمہ: جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں (غائبانہ) دعا مانگے، تو ایک فرشتہ کہتا ہے: "تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔" (صحیح المسلم، الذکر، باب فضل الدعا للمسلمین بظھر الغیب، الرقم: ۶۹۲۷)

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو قبولیت عطا فرمائے اور ہر مسلمان بچے/بچی کی بہترین تربیت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

آپ حضرات سے التماس ہے اس رسالے میں جہاں غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

از: احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ

عمل چارٹ میں بچے/ بچیوں کی تربیت کے لیے دس اہم باتیں دی گئی ہیں جیسے سچ بولنا، والدین/ اساتذہ کا ادب وغیرہ۔ بچوں کو عمل پر لانے اور اس پر اہتمام کے لیے ہر مہینے ایک عملی کام دیا گیا ہے۔

محترم معلم/ معلمہ اور والدین/ سرپرست! پورا مہینہ اس تربیتی عنوان پر بات کریں اور والدین/ سرپرست نیچے دیے گئے طریقہ کار کے مطابق عمل چارٹ پُر کریں۔

1. نماز کی اہمیت: لڑکا اگر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو (✓) کا نشان اور اگر کوئی نماز بغیر جماعت کے پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔ لڑکی نماز وقت میں ادا کرے تو (✓) کا نشان اور اگر وقت کے بعد قضا پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

2. سچ بولنا: بچہ اگر دن بھر سچ بولے تو (✓) کا نشان اور اگر دن میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ بولے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

3. رہن سہن کے آداب: بچہ گھر میں بہن بھائیوں، دوستوں کے ساتھ مل جل کر رہے تو (✓) کا نشان اور اگر لڑائی جھگڑا کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

4. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت: بچہ صبح و شام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے تو (✓) کا نشان اور اگر نہ پڑھے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

5. کسی کو تکلیف نہ دیجیے: بچہ گھر میں سب کا خیال رکھے تو (✓) کا نشان اور کسی کو ستائے تنگ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

6. والدین اور اساتذہ کا ادب: بچہ جس دن والدین کی خدمت کرے، ادب کرے، ان کی بات مانے اور اپنے استاذ کا ادب کرے تو (✓) کا نشان اور اگر کوتاہی کرے اور اپنے استاذ کی برائی کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

7. دعا مانگنا: بچہ فرض نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگے اور روزانہ تین منٹ دعا مانگے تو (✓) کا نشان اور اگر تین منٹ دعا نہ مانگے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

8. سلام کرنا: بچہ گھر پہنچ کر، گھر سے نکلتے وقت، چھوٹے بڑے، بہن بھائیوں، گھر آنے والے مہمانوں کو سلام کرے تو (✓) کا نشان اور اگر سلام نہ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

9. صبر و شکر: بچہ خوشی کے موقع پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ" اور تکلیف کے موقع پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ" پڑھنے کا اہتمام کرے تو (✓) کا نشان اور اگر اہتمام نہ کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

10. وقت ضائع کرنے سے بچیں: بچہ اپنا نظام الاوقات بنائے اور اس کی پابندی کرے، وقت ضائع نہ کرے، بے فائدہ کام نہ کرے تو (✓) کا نشان اور اگر نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) کی پابندی نہ کرے، اور وقت ضائع کرے تو (✗) کا نشان لگائیں۔

PRACTICING CHART عمل چارٹ

مہینے									
عمل	نماز کی اہمیت					سچ بولنا	رہن سہن	نبی کی محبت واطاعت	کسی کو تکلیف نہ دیجیے
تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء				
1									
2									
3									
4									
5									
6									
7									
8									
9									
10									
11									
12									
13									
14									
15									
16									
17									
18									
19									
20									
21									
22									
23									
24									
25									
26									
27									
28									
29									
30									
31									
دستخط معلم/معلمہ									
دستخط سرپرست									

PRACTICING CHART عمل چارٹ

مہینے					
عمل	والدین اور اساتذہ کا ادب	دعا مانگنا	سلام کرنا	صبر و شکر	وقت ضائع کرنے سے بچیں
تاریخ					
1					
2					
3					
4					
5					
6					
7					
8					
9					
10					
11					
12					
13					
14					
15					
16					
17					
18					
19					
20					
21					
22					
23					
24					
25					
26					
27					
28					
29					
30					
31					
دستخط معلم/معلمہ					
دستخط سرپرست					

① نماز کی اہمیت

قرآنی آیات کی روشنی میں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔''

(البقرۃ:١٥٣)

٢ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"۔

(العنکبوت:٤٥)

٣ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور (اے نبی) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو"۔

(طٰہٰ:١٣٢)

٤ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے۔"

(النساء:١٠٣)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

١ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کے وقت آخری بات یہ فرمائی، نماز، نماز، اپنے غلاموں، اپنے ماتحتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔"

(سنن ابی داؤد، باب فی حق المملوک، الرقم:٥١٥٦)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

(سنن النسائی، باب حب النساء، الرقم:٣٣٩١)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔“

(صحیح المسلم، الطهارة، باب الصلوة الخمس، الرقم:۵۵۲)

۴ حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔“

(رواه الطبرانی فی الکبیر: ۳۸۰/۸)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سب سے پہلے جس عمل کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اس کے بعد باقی اعمال کا حساب لیا جائے گا۔“

(کنز العمال، الرقم:۱۸۸۸۳)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہے۔“

(صحیح البخاری، الاذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: ۶۳۵)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو بندہ ایک بھی سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف کردیتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بلند کردیتے ہیں اس لیے خوب سجدوں کی کثرت کرو یعنی نماز پڑھا کرو۔“

(سنن ابن ماجه، الصلوٰة، باب ما جاء فی کثرة السجود، رقم: ۱۴۲۴)

۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا ہے۔“

(صحیح البخاری، مواقیت الصلاة، باب فضل الصلوٰة لوقتها، رقم: ۵۲۷)

۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔“

(صحیح المسلم، المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، الرقم:٦٥٦)

۱۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل نماز مغرب کی نماز ہے اور جو اس کے بعد دو رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا جس میں وہ صبح کرے گا اور راحت پائے گا۔“

(طبرانی، المعجم الاوسط، الرقم:٦٣٣٥)

۱۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (فجر اور عصر) پڑھیں تو وہ جنت میں جائے گا۔“

(صحیح البخاری، مواقیت الصلوۃ، باب فضل صلوۃ الفجر، الرقم:٥٤٣)

۱۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشا کی نماز اور فجر کی نماز ہے۔“

(صحیح المسلم، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، الرقم:١٣٨٢)

۱۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اندھیروں میں مسجدوں کی طرف خوب کثرت سے چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوش خبری سنا دو۔“

(سنن ابی داؤد، الصلوۃ، باب ماجآء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم، الرقم:٥٦١)

۱۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”خواتین کے لیے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور کمرے کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

(سنن ابی داؤد، الصلوۃ، باب التشدید فی ذلک، الرقم:٥٧٠)

۲ سچ بولنا

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔"

(التوبہ:۱۱۹)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی، سچی بات کہا کرو۔"

(الاحزاب:۷۰)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں بے چینی ہے۔"

(جامع الترمذی، صفة القیامة، باب اعقلها وتوکل، الرقم:۲۵۱۸)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص کے لیے ہلاکت ہے، جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے ہلاکت ہے۔"

(جامع الترمذی، الزهد، باب ما جاء من تکلم بالکلمة، الرقم:۲۳۱۵)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے علی! جھوٹ مت بولنا، سچ کی عادت بنالو اگرچہ دنیا میں تمھارا نقصان ہوگا لیکن آخرت میں کشادگی ہے۔"

(کنز العمال، الرقم:۸۴۰۷)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ ایمان سے دور ہے"۔

(مسند احمد، کنز العمال، الرقم:۸۲۰۶)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جھوٹ چہرے کو کالا کر دیتا ہے۔"

(بیہقی فی شعب الایمان، کنز العمال، الرقم:۸۲۰۱)

بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں:

۱ حضرت یوسف بن اسباط رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سچ بولنے والے کو تین خصلتیں دی جاتی ہیں:
۱ زبان کی مٹھاس ۲ چہرے کی کشش ۳ قدرتی رعب وہیبت۔"

(البیہقی فی شعب الایمان ۲۲۳/۴)

۲ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا:

"آپ اتنے بلند مرتبے پر کس طرح پہنچے؟ انہوں نے فرمایا: ۱ اللہ کا خوف ۲ بات کی سچائی ۳ امانت کا پورا پورا ادا کرنا ۴ بے فائدہ باتوں سے بچنا۔"

(الدر المنثور بحوالہ فضائل صدقات، ص:۱۳۴)

۳ رہن سہن کے آداب

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔"

(البقرۃ:۲۲۲)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کر دینے کے عادی ہیں۔ اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔"

(آل عمران:۱۳۴)

۳ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اس لیے اپنے دو بھائیوں کے درمیان اچھے تعلقات بناؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔"

(الحجرٰت:۱۰)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، کامل مومن بن جاؤ گے۔"

(جامع الترمذی، الزهد، باب من اتقی المحارم، الرقم:۲۳۰۵)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کی قسم ہرگز مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص، ہرگز مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص، ہرگز مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔"

(صحیح البخاری، الادب، باب اثم من لایامن جارہ بوائقہ، الرقم:۶۰۱۶)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کرے۔"

(صحیح المسلم، السلام، باب استحباب الرقیہ من العین، الرقم:۵۷۲۶)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک دوسرے کو ہدیے (تحفے) دو، اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔"

(السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۶۹/۶)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔"

(صحیح البخاری، الزکاۃ، باب لا صدقۃ الا عن ظہر غنی، الرقم:۱۴۲۹)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹادو یہ تمہارے لیے صدقہ ہوگا۔“

(الادب المفرد، الرقم: ١٦٩/١)

٧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے، جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کرتا ہے۔“

(صحیح البخاری، الصلاۃ، باب تشبیك الاصابع فی المسجد، الرقم: ٤٨١)

٨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آپس میں رشتے نہ توڑو، ایک دوسرے سے بے رخی اختیار نہ کرو، آپس میں دشمنی ونفرت نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو“۔

(صحیح البخاری، الادب، باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر، الرقم: ٦٠٦٥)

٩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! جو محض زبان سے ایمان لائے اور ان کے دل میں ایمان کی حقیقت نہیں ہے مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور ان کے عیب مت تلاش کرو“۔

(مسند احمد، الرقم: ٢١)

١٠ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اپنے بھائی کی عزت (اس کی غیر موجودگی میں) بچائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے بچائیں گے۔“

(جامع الترمذی، البر والصلۃ، باب ما جاء فی الستر علی المسلمین، الرقم: ١٩٣٠)

۴ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

(آل عمران: ۳۱)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے پس ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔"

(النور: ۵۲)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تین باتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا

۱. اللہ اور اس کے رسول اس کے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔
۲. جس کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ ہی کے لیے کرے۔
۳. کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔"

(صحیح المسلم، الایمان، باب بیان خصال من اتصف بهن، الرقم: ۴۳)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت کے تمام لوگ جنت میں جائیں گے سوائے اس کے جس نے انکار کردیا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جنت میں جانے سے کون انکار کرے گا؟ ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً جنت میں جانے سے انکار کردیا۔"

(صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ، الرقم: ۶۸۵۱)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کو مال اور اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔"

(صحیح البخاری، الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الرقم: ۱۴)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

(صحیح البخاری، النکاح، باب الترغیب فی النکاح، الرقم: ۵۰۶۳)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یقیناً سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہتر طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے"۔

(صحیح المسلم، الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، الرقم: ۲۰۰۵)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔"

(سنن ابی داؤد، السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، الرقم: ۴۶۰۷)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری بات کو بہت غور سے سنے، اسے محفوظ رکھے اور دوسروں تک پہنچادے۔"

(جامع الترمذی، العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، الرقم: ۲۶۵۸)

۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو میرے سنت طریقے پر مطمئن ہوا، وہ کامیاب ہوگیا۔ جس کا اطمینان اس کے علاوہ پر ہوا وہ ہلاک ہوگیا"۔

(مسند احمد ۱۱/۳۷۵)

بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں:

۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا کہ

"اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔"

(صحیح البخاری، الحج: باب تقبیل الحجر، الرقم:۱۶۱۰)

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا، ہم وہی کرتے ہیں جس طرح سے ان کو کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔

(مسند احمد ۳۷۵)

⑤ کسی کو تکلیف نہ دیجیے

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔"

(الحجرٰت:۱۱)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اس لیے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ۔"

(الحجرٰت:۱۰)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو مشکل وقت میں اکیلا چھوڑتا ہے۔"

(صحیح البخاری، المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، الرقم:۲۴۴۲)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کو وہ بہت ناپسند ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔“

(صحیح المسلم، العلم، باب فی الألد الخصم، الرقم: ۶۷۸۰)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ایک شخص راستہ پر جارہا تھا، چلتے چلتے راستے میں اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی دیکھی اور اس کو ہٹادیا، اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل بہت پسند آیا اور اس کی بخشش فرمادی۔“

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی اماطة الاذی عن الطریق، الرقم: ۱۹۵۸)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو دنیا میں کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور فرمائے گا۔“

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، الرقم: ۱۹۳۰)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال اور کنبہ ہے، لوگوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ وہ شخص ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔“

(کنز العمال، الزکاة، الباب الثانی، الرقم: ۱۶۱۶۷)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، چھ چیزوں میں سے ایک یہ ہے۔ فرمایا اپنے ہاتھوں پر قابو رکھو یعنی کسی کو تکلیف دینے سے باز رہو۔“

(ابن خزیمہ ج ۳، الرقم ۹۱ (ب) السلسلة الصحیحة، الرقم ۱۴۷۰)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم میں بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی توقع کریں اور اس کی برائی سے محفوظ ہوں۔“

(جامع الترمذی، الفتن حدیث: خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی۔۔۔، الرقم: ۲۲۶۳)

۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کو لوگ چھوڑ دیں اس کی بری باتوں سے بچنے کے لیے"۔

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی المداراة، الرقم: ۱۹۹۳)

۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جس کو اپنے لیے پسند کرتا ہو"۔

(صحیح البخاری، الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه، الرقم: ۱۳)

بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں:

۱ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"تیرا مرتبہ اور احترام کس قدر زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کا احترام تجھ سے بھی بڑھا ہوا ہے"۔

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی تعظیم المومن، الرقم: ۲۰۳۲)

⑥ والدین اور اساتذہ کا ادب

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے بارے میں یہ تاکید کی ہے (کیوں کہ) اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ کہ تم میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا"۔

(لقمان: ۱۴)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں "اُف" تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو، بل کہ ان کے ساتھ عزت سے بات کیا کرو"۔

(بنی اسرائیل: ۲۳)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو لعنت دے۔ وہ اس طرح کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے جس کے بدلے میں وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، ایک شخص کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے نتیجتاً وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔"

(صحیح البخاری، الادب، باب لایسب الرجل والدیہ، الرقم:۵۹۷۳)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔"

(المعجم الاوسط، الرقم:۱۰۰۲)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے، اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔"

(جامع الترمذی، البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، الرقم:۱۸۹۹)

بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں:

۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"اگر والدین کی بے ادبی میں "اُف" سے کم درجہ ہوتا تو بھی اللہ تعالیٰ اسے حرام قرار دیتے۔"

(الدر المنثور ۲۲۳/۵)

۲ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے نماز پڑھی ہو اور اپنے استاذ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعا نہ مانگی ہو۔"

(تعلیم المتعلم، اردو، ص:۲۱)

۳ حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

"ادب سے علم سمجھ میں آتا ہے اور علم سے عمل درست ہوتا ہے اور عمل سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔"

(آداب المعلمین، ص:۱۰)

۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا میں اس کا غلام ہوں، وہ چاہے مجھے فروخت کرے یا غلام بنائے رکھے۔"

(تعلیم المتعلم عربی، ص:۴۸)

۷ دعا مانگنا

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تمہارے پروردگار نے کہا کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔"

(المؤمن: ۶۰)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلد بازی نہ کرے اور یوں کہنے لگے: ''میں نے دعا مانگی وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔"

(صحیح البخاری، الدعوات، باب یستجاب للعبد مالم یعجل، الرقم: ۶۳۴۰)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذان و اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی (قبول ہوتی ہے)۔"

(سنن ابی داؤد، الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، الرقم: ۵۲۱)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

"اے اللہ کے رسول! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔"

(جامع الترمذی، الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب منہ، الرقم: ۳۴۹۹)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کے فیصلہ کو ٹال نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، الفتن، باب العقوبات، الرقم: ۴۰۲۲)

۵ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"میں اپنے بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جس وقت وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

(جامع الترمذی، الزھد، باب ماجاء فی حسن الظن باللہ، الرقم: ۲۳۸۸)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی چیز دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔"

(جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الرقم: ۳۳۷۰)

٧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔"

(جامع الترمذی، الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء، الرقم: ۳۳۷۳)

٨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے، لہٰذا سجدہ میں خوب دعا مانگو۔"

(صحیح المسلم، الصلوٰۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، الرقم: ۴۸۲)

٩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یاد رکھو! حق تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل دعا کے وقت بھی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو اس لیے خوب دھیان اور توجہ سے دعا مانگو۔"

(جامع الترمذی، الدعوات عن رسول اللہ، باب منہ، الرقم: ۳۴۷۹)

١٠ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو یہ چاہے کہ پریشانی میں اس کی دعا قبول ہو اسے چاہیے کہ خوش حالی کے وقت میں وہ خوب دعا مانگے۔"

(جامع الترمذی، الدعوات عن رسول اللہ، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، الرقم: ۳۳۸۲)

⑧ سلام کرنا

قرآنی آیات کی روشنی میں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"(جنتیوں کی جنت میں داخلے کے وقت یہ پکار ہوگی کہ): یا اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ اور ایک دوسرے کے خیر مقدم کے لیے جو لفظ وہ بولیں گے وہ سلام ہوگا۔"

(یونس: ۱۰)

٢ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”(نیک اور متقی کی روح قبض کرتے وقت فرشتے ان سے کہتے ہیں): سلام ہو تم پر۔“

(النحل:٣٢)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کو جواب مت دو جب تک کہ وہ سلام نہ کر لے۔“

(کنز العمال، الرقم:٢٥٣٢٠)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اسلام میں کون سا عمل زیادہ اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ جس سے جان پہچان ہو اس کو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اس کو بھی سلام کرو۔“

(صحیح البخاری، الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، الرقم:١٢)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ پوری طرح مومن نہ ہو جاؤ اور تم پوری طرح مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے، سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔“

(صحیح المسلم، الایمان، باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون، الرقم:١٩٤)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں میں اللہ کے قرب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔“

(کنز العمال، الرقم:٢٥١٥٧)

٥ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو یہ تمہارے لیے باعث برکت ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لیے بھی باعث برکت ہوگا۔“

(جامع الترمذی، الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیته، الرقم:٢٦٩٨)

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔“

(کنز العمال، الرقم:۲۵۲۵۶)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سلام پھیلاؤ تاکہ تمہارا مقام بلند ہو۔“

(کنز العمال، الرقم:۲۵۲۳۹)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سلام کرنا اور حسنِ کلام ان چیزوں میں سے ہے جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہے۔“

(کنز العمال، الرقم:۲۵۲۵۸)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”چھوٹا بڑے کو سلام کرے، راستے میں گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، تھوڑے زیادہ کو سلام کرے۔“

(صحیح البخاری الاستئذان، باب تسلیم الصغیر علی الکبیر، الرقم:۶۲۳۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان دونوں کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔“

(سنن ابی داؤد، باب فی المصافحۃ، الرقم:۵۲۱۲)

⑨ صبر و شکر

قرآنی آیات کی روشنی میں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کا ثواب انھیں بے حساب دیا جائے گا۔“

(الزمر:۱۰)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان فرمادیا تھا کہ اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔“

(ابراھیم: ۷)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالی اپنے بندے سے اس عمل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھائے تو اس کا شکر ادا کرے اور جب پیے تو اس کا شکر ادا کرے۔“

(صحیح المسلم، الذکر والدعاء، باب استحباب حمد اللہ بعد الاکل والشراب، الرقم: ۲۷۳۴)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نعمت کبھی کسی کو عطا نہیں کی گئی۔“

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الصبر، الرقم: ۲۰۲۴)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔“

(جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر، ۱۹۵۴)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”صبر رضامندی ہے۔“

(کنز العمال، الرقم: ۶۴۹۹)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔“

(کنز العمال، الرقم: ۶۵۰۳)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہے، شکوہ وشکایت چھپانا، مصیبت کو چھپانا اور چھپ کر صدقہ کرنا۔“

(کنز العمال، الرقم: ۶۵۲۰)

۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو صاف ستھرا پانی پیے اور بغیر تکلیف کے گھر جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔"

(کنز العمال، الرقم: ۸۶۲۳)

۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں"۔

(کنز العمال، الرقم: ۸۶۲۷)

⑩ وقت ضائع کرنے سے بچیں

احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اس میں دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت (یعنی وقت)۔"

(صحیح البخاری، الرقاق، باب ما جآء فی الرقاق، الرقم: ۶۴۱۲)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

① بڑھاپے کو جوانی سے پہلے ② بیماری کو صحت سے پہلے ③ محتاجی کو فقر سے پہلے

④ فراغت کو مصروفیت سے پہلے ⑤ موت کو زندگی سے پہلے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما ذکر عن نبینا فی الزھد: ۱۲۳/۸)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اپنی جگہ اپنے رب کے سامنے کھڑا رہے گا جب تک کہ اس سے پانچ سوال نہ کر لیے جائیں:

"① اپنی عمر کس کام میں لگائی ② جوانی کہاں گزاری ③ مال کہاں سے کمایا

④ مال کہاں خرچ کیا ⑤ اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔"

(جامع الترمذی، صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، الرقم: ۲۴۱۶)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر قیامت قائم ہوجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا سا پودا ہو تو اگر وہ اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ وہ حساب کے لیے کھڑا ہونے سے پہلے اسے لگا لے تو اسے ضرور لگانا چاہیے۔"

(مسند احمد، الرقم: ۱۳۰۰۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدم کی اولاد کو ہر نیا آنے والا دن کہتا ہے: "اے آدم کے بیٹے! میں نئی مخلوق ہوں، میں قیامت کے دن تمھارے عمل کی گواہی دوں گا اس لیے تم مجھ میں اچھا عمل کرنا تا کہ میں کل تمھارے حق میں اس کی گواہی دوں، اگر میں گزر گیا تو پھر میں کبھی لوٹ کر واپس نہیں آؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس طرح کے کلمات رات بھی دہراتی ہے۔"

(ابو نعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء: ۳۰۳/۲)

بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں:

۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بے شک مجھے اس فارغ شخص سے نفرت ہے جسے کسی دنیاوی اور آخرت کے عمل کی پرواہ نہیں۔"

(ابن ابی شیبہ المصنف ج: ۷، ص ۱۰۸، الرقم: ۳۴۵۶۲)

۲ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اے ابن آدم! تو تھوڑے دنوں کا مجموعہ ہے، پس جب تیرا ایک دن گزرتا ہے تو تیری زندگی کا کچھ حصہ ڈھل جاتا ہے۔"

(بیہقی، شعیب الایمان، ج: ۷، ص ۳۸۱، الرقم: ۱۰۶۶۳)

۳ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقت وہ قیمتی ترین چیز ہے جس کی حفاظت کا تمہیں ذمہ دار بنایا گیا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی وہ چیز ہے جو تمہارے پاس نہایت آسانی سے ضائع ہو رہی ہے۔"

(شذرات الذہب۔ ۱۹۵/۴)

۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"کاہلی اور سستی سے فقر و افلاس پیدا ہوتا ہے۔"

(الحدائق، ص: ۱۳۴)

جمع وترتیب

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

1 منٹ
تربیت

١
نماز کی اہمیت

① نماز کی اہمیت

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض کی ہیں ان کو اہتمام کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

☆ بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز کی پابندی کروانی چاہیے۔ تاکہ بچے بچپن سے نماز کا اہتمام کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ"۔۔۔(الحدیث)

(سنن ابی داؤد، الصلوۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ، الرقم: ۴۹۵)

ترجمہ: "اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو"۔

☆ نماز میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے، نماز سے اللہ تعالیٰ ہمارے مشکل سے مشکل کام بھی بناتے ہیں اس لیے نمازیں کبھی نہ چھوڑیں۔

واقعہ: ایک قلی (سامان اٹھانے والا مزدور) تھا جس پر لوگوں کو بہت اعتماد تھا، امانت دار ہونے کی وجہ سے لوگوں کا سامان وغیرہ بھی لے جاتا۔ ایک مرتبہ وہ سفر میں جارہا تھا۔ راستہ میں ایک شخص اس کو ملا۔

اس نے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟

قلی نے کہا: فلاں شہر۔

وہ کہنے لگا: مجھے بھی جانا ہے، میں پاؤں سے چل سکتا تو تمہارے ساتھ ہی چلتا۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ تم کرایہ پر مجھے خچر پر سوار کرلو؟

قلی نے کہا: ٹھیک ہے۔ وہ سوار ہوگیا۔

راستہ میں ایک جگہ آئی جس سے دو راستے نکلتے تھے۔

سوار نے پوچھا: کدھر کو چلنا چاہیے؟

قلی نے عام راستہ بتایا۔

سوار نے کہا: یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے اور جانور کے لیے بھی آسانی کا ہے، گھاس اس پر خوب ہے۔

قلی نے کہا: میں نے یہ راستہ دیکھا نہیں۔

سوار نے کہا: میں بہت مرتبہ اس راستے پر گزرا ہوں۔

قلی نے کہا: اچھی بات ہے۔اسی راستے پر چلتے ہیں۔تھوڑی دور چل کر وہ راستہ ایک خوف ناک جنگل پر ختم ہو گیا۔اور وہاں بہت سے مردے پڑے تھے وہ شخص سواری سے اترا اور کمر سے خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے لگا۔

قلی نے کہا: ایسا نہ کرو، یہ خچر اور سامان سب کچھ لے لو، یہی تمہیں چاہیے، مجھے قتل نہ کرو۔

وہ نہ مانا اور قسم کھالی پہلے تجھے ماروں گا پھر یہ سب کچھ لوں گا۔قلی نے بہت عاجزی کی مگر اس ظالم نے ایک بھی نہ مانی۔

قلی نے کہا: اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھنے دو۔

وہ مان گیا اور ہنس کر کہا: جلدی سے پڑھ لے ان مُردوں نے بھی یہی کہا تھا مگر ان کی نماز نے کچھ بھی کام نہ دیا، اس قلی نے نماز شروع کی، اَلْحَمْدُ شریف پڑھ کر سورت بھی یاد نہ آئی ادھر وہ ظالم کھڑا بار بار کہہ رہا تھا نماز جلدی ختم کر۔

ادھر قُلی کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی۔

''اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ'' (الآية) (سُوْرَةُ النَّمل: ٦٢)

یہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ اچانک ایک سوار آیا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کر دیا جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا آگ کے شعلے اس جگہ سے اٹھنے لگے۔

یہ نمازی خود بخود سجدہ میں گر گیا۔اللہ کا شکر ادا کیا۔نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا۔

اس سے پوچھا: اللہ کے واسطے اتنا بتا دو کہ تم کون ہو، کیسے آئے؟

اس نے کہا: میں ''اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ'' (الآية) کا غلام ہوں، اب تم جہاں چاہتے ہو جاؤ، یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

عمل کی بات

- لڑکوں کو چاہیے کہ نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھیں اور لڑکیاں اپنے گھروں میں وقت کے اندر نماز پڑھنے کا اہتمام کریں۔
- بچپن سے نماز کا پابند بننے کے لیے تربیتی نصاب میں نماز کی ڈائری موجود ہے، اپنے والدین سے کہہ کر اسے اہتمام سے پُر کرائیں۔

1 منٹ تربیت
۲
سچ بولنا
QURAN
KAREEM
32

② سچ بولنا

☆ سچ: جو زبان سے بولیں وہی دل میں ہو اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہو اس کو "سچ" کہتے ہیں۔

☆ نیک لوگوں کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ ہمیشہ سچ بولیں، کبھی جھوٹ نہ بولیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے صادق (سچے) اور امین (امانت دار) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سچ بات کہو، اس لیے کہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولنے کی وجہ سے صدیقین (سچوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

(صحیح المسلم، البر، باب قبح الکذب وحسن الصدق، الرقم: ۶۶۳۹)

واقعہ:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے بچپن سے ہی اپنے تمام معاملات کی بنیاد سچ پر رکھی وہ اس طرح سے کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے "مکہ مکرمہ" سے "بغداد" جانے کے لیے نکلا۔ میری والدہ نے مجھے خرچ کے لیے چالیس دینار دیے اور مجھ سے یہ وعدہ لیا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا، جب ہم "ہمدان" نامی شہر پہنچے تو ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کر دیا اور قافلہ والوں کو روک لیا، ان میں سے ایک ڈاکو میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا:

تمہارے پاس کیا چیز ہے؟

میں نے کہا: چالیس دینار۔

وہ یہ سمجھا کہ میں اس سے مذاق کر رہا ہوں اس لیے وہ مجھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

ان میں سے ایک دوسرے ڈاکو نے مجھے دیکھا تو مجھ سے پوچھا:

تمہارے پاس کیا ہے؟

میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں نے اسے بھی بتا دیا یہ سن کہ وہ مجھے پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا، اس سردار نے مجھ سے یہی بات پوچھی تو میں نے اسے بھی وہی بات بتلا دی۔

اس سردار نے مجھ سے پوچھا:

تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟

تو میں نے کہا:

"میں نے اپنی والدہ سے سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا، اس لیے مجھے ڈر تھا کہ میں وعدہ نہ توڑ دوں۔"

یہ سن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا اور کہنے لگا:

تم تو اپنی والدہ کے کیے ہوئے عہد کو توڑنا نہیں چاہتے اور میں اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد میں خیانت کرنے سے بھی نہیں ڈرتا اور پھر اس نے قافلہ کا لوٹا ہوا تمام مال واپس کرنے کا حکم دے دیا اور کہنے لگا:

میں آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔

یہ منظر دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے اپنے سردار سے کہا:

چوری کرنے اور ڈاکہ ڈالنے میں آپ ہمارے سردار تھے اس لیے آج توبہ کرنے میں بھی آپ ہمارے سردار ہیں۔

☆ سچ بولنے کی برکت سے ان سب کے سب ڈاکوؤں نے توبہ کر لی۔

(اسلام اور تربیت اولاد: ۱/۱۹۱، ۱۹۲)

عمل کی بات

✿ ہم سب مل کر پکی نیت کریں کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے اور کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔

1 منٹ تربیت

۳
رہن سہن کے آداب

③ رہن سہن کے آداب

☆ زندگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، دنیا کی زندگی میں ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہوتا ہے۔ ہماری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے جس طرح زنجیر کی کڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں اور مکان میں اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم جن لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں ان کو ہمارے کسی بھی عمل سے تکلیف نہ پہنچے اور ہم ان کے حقوق ادا کرتے رہیں۔

① ہم اپنے بہن، بھائی دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ مل جل کر رہیں۔

② ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

③ کسی سے لڑیں نہیں، تنگ نہیں کریں۔

④ گھر میں ہوں یا اسکول میں یا ہم جہاں کہیں بھی ہوں کوشش کریں کہ اپنی چیزوں کو سمیٹ کر رکھیں، بیگ اپنی جگہ پر رکھیں تاکہ ہمیں اور ہماری وجہ سے کسی کو پریشانی نہ ہو۔

☆ ہماری ہر چیز سمٹی ہوئی ہو، ایسا نہ ہو کہ ایک جوتا کہیں اور دوسرا جوتا کہیں اور ہے۔ موزے، بیگ پھینک کر رکھ دیے۔ پنسل باکس بیگ سے نکالا، کام کر کے بھول کر وہیں چھوڑ دیا۔ ایسا ہرگز نہ ہو۔ اس سے آپ کو بھی پریشانی ہوگی اور گھر والوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے۔

☆ اسی طرح ہمارے کپڑے بھی صاف ستھرے ہوں۔ اس لیے کہ انسان اپنے کپڑوں سے پہچانا جاتا ہے۔ کپڑے بہت باریک اور تنگ نہ ہو، کسی جاندار کی تصویر نہ ہو۔ لڑکوں کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو، لڑکیوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو، اور ہمارے کپڑے کافروں جیسے نہ ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پیلے رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

"اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔"

(صحیح المسلم، اللباس، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر، الرقم: ٥٤٣٤)

ترجمہ: "یہ کافروں کا لباس ہے، اسے مت پہنو۔"

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔''

ترجمہ: ''جو جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ (قیامت کے دن) انھیں میں سے ہوگا۔''

(سنن ابی داؤد، اللباس، باب فی لبس الشهرة، الرقم: ۴۰۳۱)

☆ نیز کپڑے پورے ہوں، گھٹنے چھپے ہوئے ہوں، آستین پوری ہو، آدھی آستین نہ ہو۔

☆ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین گٹوں تک ہوتی تھی۔

(سنن ابی داؤد، اللباس، باب ما جاء فی القمیص، الرقم: ۴۰۲۷)

عمل کی بات

ہم پکی نیت کریں کہ:

① اپنا رہن سہن سنت کے مطابق کریں گے۔
② کبھی کسی کا دل نہیں دکھائیں گے۔
③ اللہ تعالیٰ نے جو دیا ہے اس پر شکر کریں گے۔
④ اپنے بہن بھائی، گھر والوں کا اور سب کا خیال رکھیں گے۔
⑤ لڑائی جھگڑا ہرگز ہرگز نہیں کریں گے۔ کسی نے ہمیں کچھ کہہ بھی دیا تو برداشت کرلیں گے، بدلہ نہیں لیں گے۔

واقعہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور مسکراتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوکر وہاں سے چل دیے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! جب تک وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہوکر اٹھ گئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے، تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آگیا اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہٰذا میں اٹھ کر چل دیا)“۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق اور سچ ہیں۔

۱ جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اسے معاف کر دیتا ہے (اور بدلہ نہیں لیتا) تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی اور مضبوط کر دیتے ہیں۔

۲ جو رشتہ ناطہ جوڑنے کے لیے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں۔

۳ جو دولت بڑھانے کے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔“

(مسند احمد: ۲/۴۳۶)

۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

☆ دنیا میں انسان کی کامیابی کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت ضروری ہے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت بھی ضروری ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی گناہ ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی بھی گمراہی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

① ''وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔'' (الاحزاب:۷۱)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے''۔

② ''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ﴿۳۶﴾'' (الاحزاب:۳۶)

ترجمہ: ''اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا''۔

اس لیے ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کرنی چاہیے اور ان کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

☆ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے انسانوں میں سب سے بہتر اور سارے نبیوں کے سردار ہیں۔

☆ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرنی چاہیے۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محبت کرنا سکھائی بڑوں سے، چھوٹوں سے، گھر والوں سے، دوستوں سے، دشمنوں سے اور انسان تو انسان جانوروں سے بھی محبت کرنا سکھائی اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنے کی تعلیم دی۔

☆ ہمیں بھی اپنے نبی سے محبت کرنی چاہیے اور ہمیں اپنے نبی سے محبت دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ ہو۔

بڑوں سے محبت:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی اور اپنے سگے ابو کی طرح ان سے محبت اور پیار کرتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں (یعنی ہم دونوں ایک ہیں)۔"

(جامع الترمذی، المناقب عن رسول اللہ باب مناقب عباس بن عبد المطلب، الرقم:۳۷۵۹)

واقعہ: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:

جب قریشی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑے مسکرا کر ہنسی خوشی ملتے ہیں اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو ٹھیک طرح سے نہیں ملتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سن کر غصہ آگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے لال ہوگیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگو! اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس وقت تک کوئی پکا ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تم (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) سے اللہ اور اس کے رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے۔"

پھر فرمایا: اے لوگو!: "جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی، کیوں کہ چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔"

(جامع الترمذی، المناقب عن رسول اللہ باب مناقب عباس بن عبد المطلب، الرقم:۳۷۵۸)

بچوں سے محبت:

واقعہ ۱: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسے) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنھما کو چوما اور پیار کیا۔ اس وقت ایک صحابی جن کا نام اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار دیکھ کر کہنے لگے میرے تو دس بچے ہیں مگر میں نے تو کبھی کسی ایک بچے کو بھی پیار نہیں کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا:

"جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا"۔

(صحیح البخاری، الادب، باب رحمۃ الولد....، الرقم:۵۹۹۷)

واقعہ ۲: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر جا رہے تھے۔ ایک آدمی نے دیکھا تو عرض کیا:

"نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ۔"

"واہ واہ! لڑکے کیا ہی اچھی سواری ہے جس پر تو سوار ہے"۔

تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔"

"اور سوار بھی کتنا اچھا ہے"۔

(جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب الحسن والحسین، الرقم: ۳۷۸۴)

گھر والوں سے محبت:

① نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کا نام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

"آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے"؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (میری بیوی) "عائشہ سے"۔

(صحیح المسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر، الرقم: ۶۱۷۷)

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کا نام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، بات کرنے کا انداز پورا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، ان کو پیار کرتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان سے ملنے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتی، آپ کا بوسہ لیتی اور اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں۔

(جامع الترمذی، المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۳۸۷۲)

دوستوں سے محبت:

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی دوست اور ساتھی کا نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "آپ کو مردوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے"؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے ہے"۔

(صحیح المسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر، الرقم: ۶۱۷۷)

دشمنوں سے محبت:

☆ حضرت عکرمہؓ، اسلام اور مسلمانوں کے پکے دشمن ابوجہل کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے وہ بھی اپنے باپ کی طرح مسلمانوں کے سخت ترین دشمن تھے۔ فتح مکہ کے وقت بھاگ کر وہ یمن چلے گئے۔ ان کی بیوی مسلمان ہو چکی تھیں، وہ ان کے پاس گئیں اور عکرمہ کو تسلی دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو خوشی سے فوراً اٹھ کر کھڑے ہوئے اور ان کی طرف اس تیزی سے بڑھے کہ جسم مبارک پر چادر تک نہ تھی اور زبان مبارک سے یہ فرما رہے تھے:

"مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ"۔

"ہجرت کرنے والے سوار تمہارا آنا مبارک ہو"۔

(الف۔ موطا امام مالك، النكاح، نكاح المشرك، ص۵۰۸ (ب) جامع الترمذی الاستیذان، باب ماجاء فی مرحبا، الرقم: ۲۷۳۵)

سارے انسانوں سے محبت:

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ ہے۔

☆ جب وہ دس سال کے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے لگے اور پورے دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے یعنی بیس سال کی عمر تک۔ ان دس سال کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کبھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی کبھی مارا اور نہ ہی غصہ کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

"اے میرے بیٹے! صبح ہو یا شام اگر تم سے ہو سکے کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے نفرت اور کھوٹ نہ ہو تو ایسا کر لینا، میرے بیٹے یہ میری سنت ہے"۔

(جامع الترمذی العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنہ: الرقم: ۲۶۷۸)

☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے نفرت نہیں کرتے تھے، سب کی محبت آپ کے دل میں تھی، اور یہی بات آپ نے اپنے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھائی۔

جانوروں سے محبت:

واقعہ ۱: ایک مرتبہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں چادر میں کچھ لپٹا ہوا تھا وہ آ کر کہنے لگے:

اللہ کے رسول! میں یہاں سے گذر رہا تھا تو میں نے دور سے آپ کو بیٹھا ہوا دیکھا، میں آپ کو دیکھ کر آپ سے ملنے آنے لگا تو راستے میں درخت میں بنے پرندے کے گھونسلے پر نظر پڑی جس سے پرندے کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی آواز آ رہی تھی، میں نے ان بچوں کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا۔ اتنے میں ان بچوں کی ماں آ گئی اور میرے سر پر چکر کاٹنے لگی۔ میں نے اپنی چادر کھول دی چادر کھلتے ہی ماں اپنے بچوں سے چمٹ گئی۔ میں نے پھر ماں سمیت بچوں کو چادر میں لپیٹ کر پکڑ لیا، اب پرندے کے بچے اپنی ماں سمیت اس چادر میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قصہ سن کر فرمایا:

"ان کو یہاں رکھو میں نے انہیں رکھ دیا، لیکن ماں نے اپنے بچوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا:

تمہیں اس ماں کی اپنے بچوں سے محبت دیکھ کر عجیب سا لگ رہا ہے۔ صحابہ نے کہا: جی! اللہ کے رسول!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ پیار اور شفقت ہے جتنی اس ماں کو اپنے بچوں سے ہے۔"

پھران صحابی سے فرمایا:

ان بچوں کواسی گھونسلے میں رکھ کرآؤجہاں سے انہیں لائے ہووہ صحابی فوراًانہیں واپس رکھنے کے لیے چلے گئے۔

(سنن ابی داؤد، الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، الرقم: ۳۰۸۹)

واقعہ ۲: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا اس کے بعد مالک کو بلا کر فرمایا: "اس جانور کے بارے میں تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟" (اس کے کھانے پینے کا پورا خیال رکھو)۔

(سنن ابی داؤد، الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم، الرقم: ۲۵۴۹)

عمل کی بات

- جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود سب سے اتنی محبت کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل تعلیم محبت ہی محبت ہے تو ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنی چاہیے۔ کیوں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے گا وہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکل رہے تھے مسجد کے دروازے پر ہم سے ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی"؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا:

"تم نے قیامت کے دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے"؟

وہ آدمی سوچ میں پڑ گیا پھر کہنے لگا:

"میرے پاس بہت سی نمازیں بھی نہیں، روزے اور صدقے بھی نہیں ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب سن کر فرمایا:

"فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ"۔

ترجمہ: "پھر تو (قیامت کے دن) تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی"۔

(صحیح المسلم، البر، باب المرء مع من احب، الرقم: ۶۷۱۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت اور نشانی یہ ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت طریقے پر عمل کریں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والی جنت میں ہمیں بھی جنت ملے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ''۔

ترجمہ: جس نے میری سنت کو زندہ کیا (یعنی اس پر عمل کیا اور لوگوں میں اس کو عام کیا) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(جامع الترمذی، العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنة، الرقم: ۲۶۷۸)

☆ ہمارے نبی اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں، ہمارے نبی کے طریقے سب سے اچھے طریقے ہیں۔

☆ ہم ہر کام میں، رہن سہن میں کھانے میں پینے میں، اٹھنے میں بیٹھنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت طریقہ معلوم کریں، اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سنت طریقہ بتائیں تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرنے لگیں خاص طور پر ہماری شکل وصورت، لباس سنت کے مطابق ہو۔

☆ یاد رکھیں! پہلے صورت بنتی ہے پھر حقیقت آتی ہے جس طرح مکان، بلڈنگ تعمیر کرنی ہو تو پہلے اس کا نقشہ بنایا جاتا ہے پھر مکان اور بلڈنگ بنائی جاتی ہے۔

✿ ہمارے نبی پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلام ہو اور ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھیں۔ روزانہ صبح وشام "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کم از کم دس دس مرتبہ پڑھنے کی پکی نیت کرلیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے، وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔"

(رواه الطبرانی فی معجم الکبیر، الرقم: ۲۱۳)

۵

کسی کو تکلیف نہ دیجیے
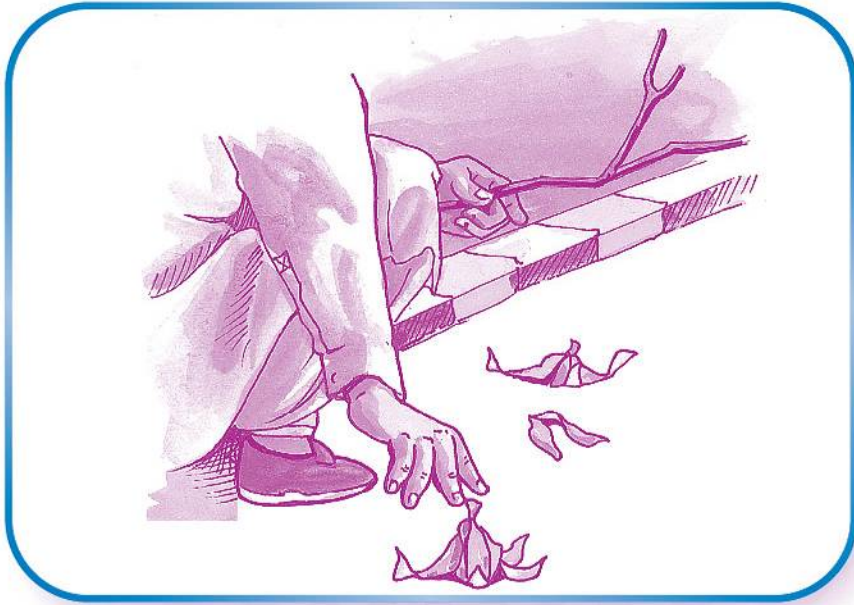
⑤ کسی کو تکلیف نہ دیجیے

☆ ہم سب مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اسلام سلامتی اور امن سکھاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کافروں کو اسلام کی طرف بلاتے تو ان سے کہتے:

"اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔"

(صحیح البخاری، الاعتصام، باب قولہ تعالیٰ۔۔۔ الرقم:٧٣٤٨)

ترجمہ: "تم مسلمان بن جاؤ سلامتی میں رہو گے۔"

☆ اسلام نے مسلمانوں کو دوسروں کی سلامتی، حفاظت، عزت واحترام کرنے کا حکم دیا اور اسے اسلام کا حصہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ"۔

(صحیح البخاری، الایمان، المسلم من، الرقم:١٠)

ترجمہ: "(پکّا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرا مسلمان سلامت رہے"۔

☆ کیوں کہ عام طور پر زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف دی جاتی ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اور ہاتھ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ ہم اپنی زبان سے، ہاتھ سے، آنکھ کے اشارے سے، اپنے کسی بھی کام سے کبھی کسی کو تکلیف نہ دیں، دوسروں کے راحت اور آرام کا خیال رکھیں۔

واقعہ: ایک مرتبہ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ چلتے چلتے ایک جگہ آرام کے لیے ٹھہر گئے۔ ایک صحابی تھکے ہوئے تھے وہ سو گئے۔ انہوں نے جانور اور سامان باندھنے کی رسی بھی اپنے قریب رکھی ہوئی تھی۔ کسی نے جا کر وہ (مذاق میں) رسی اٹھالی جس سے وہ صحابی گھبرا کر نیند سے اٹھ گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا"۔

("سنن ابی داؤد، الادب، باب من یاخذ الشیئ من مزاح، الرقم:٥٠٠٤)

ترجمہ: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے"۔

عمل کی بات

اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم کسی کو تکلیف دینے سے بچیں اور کوئی بھی ایسا کام گھر میں، اسکول میں نہ کریں جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

☆ کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سی بے توجہی کسی دوسرے کے لیے تکلیف کا سبب بن جاتی ہے۔ مثلاً

۱. کولر سے پانی پیا اور گلاس اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیا یا گلاس لے کر چلے گئے۔
۲. کسی سے لکھنے کے لیے قلم لیا پھر واپس نہیں کیا۔
۳. ہوم ورک کے لیے کاپی لی، اگلے دن چھٹی کر لی یا کاپی بھول کر آ گئے۔
۴. کچرا راستے میں پھینک دیا۔
۵. راستے میں کھیل کود کرنا۔
۶. سائیکل، موٹر سائیکل، گاڑی وغیرہ راستے میں غلط کھڑی کر کے اپنے کام سے چلے گئے جس سے راستہ تنگ ہو گیا یا بند ہو گیا۔
۷. کسی کی چیز بغیر پوچھے لے لی۔
۸. کسی کی چیز کھا پی لی۔

☆ ہم سب پکی نیت کریں کہ اپنی زبان سے یا اپنے غلط کام سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

☆ محترم معلم/معلمہ، والدین، سرپرست حضرات اس عنوان سے متعلق مزید تفصیل کے لیے مکتبہ بیت العلم کی شائع کردہ کتاب ① پرسکون زندگی ② کسی کو تکلیف نہ دیجیے کا مطالعہ کریں۔

٦

والدین اور اساتذہ کا ادب
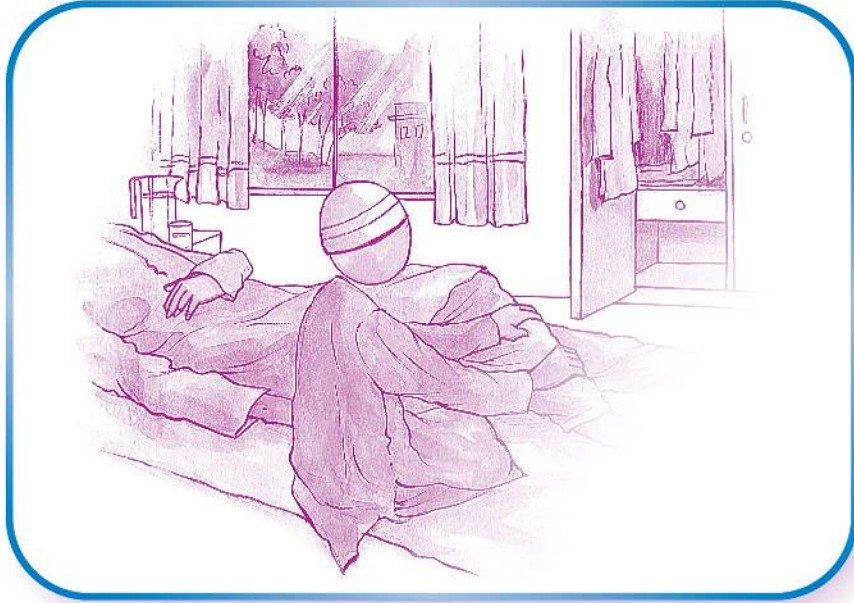
⑥ والدین اور اساتذہ کا ادب

☆ انسانی رشتوں میں سب سے بڑا رشتہ ماں باپ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے حق کے بعد سب سے پہلے والدین کا حق بتایا ہے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔''

(سورۃ النساء:۳۶)

ترجمہ: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ۔''

ترجمہ: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اب تمہیں اختیار ہے چاہو (تو اس کی نافرمانی کر کے، اس کا دل دکھا کے) اس دروازے کو ضائع کر دو اور چاہو تو (اس کی فرماں برداری اور اس کو خوش رکھ کر) اس کی حفاظت کرو''۔

(جامع الترمذی ، البر والصلة ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین،: الرقم: ۱۹۰۰)

واقعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا میں جنت میں ہوں، میں نے جنت میں کسی کی آواز سنی وہ قرآن کریم پڑھ رہا تھا میں نے پوچھا........! یہ کون ہے؟ (جو یہاں قرآن کریم پڑھ رہا ہے) فرشتوں نے بتایا:

''هٰذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ''۔

''یہ حارثہ بن نعمان ہیں''۔

1 منٹ تربیت

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

"كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهٖ۔"

ترجمہ: "نیکی ایسی ہی ہوتی ہے، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے یعنی نیکی کا پھل ایسا ہی ہوتا ہے، حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرنے والے تھے۔"

(رواہ احمد ۶/۱۰)

☆ یاد رکھیے! اگر آج ہم اپنے والدین اور اساتذہ کے ساتھ جیسا سلوک کریں گے تو آنے والے کل میں ہمارے بچے ہمارے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے۔

عمل کی بات

آیئے........! میں اور آپ مل کر عزم کریں کہ ہم

۱. اپنے والدین اور اساتذہ کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔
۲. والدین اور اساتذہ کی خدمت کریں گے۔
۳. ان کا ادب کریں گے۔
۴. جب وہ بات کریں گے تو توجہ سے سنیں گے اور ان کی بات مانیں گے۔
۵. گھر کے کاموں میں والدین کی مدد کریں گے۔
۶. ان سے آہستہ آواز میں بات کریں گے۔
۷. امی، ابو کہہ کر ان کو پکاریں گے، ان کا نام نہیں لیں گے۔
۸. والدین سے ضد نہیں کریں گے۔
۹. اگر کوئی بات بری لگے تو اف بھی نہیں کہیں گے اور نہ ہی اونچی آواز میں بات کریں گے۔
۱۰. ان سے پہلے نہیں بولیں گے۔
۱۱. ان سے آگے نہیں چلیں گے۔
۱۲. ان کے راحت و آرام کا خیال رکھیں گے۔

استاد کا ادب

☆ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارا نسبی اور خونی رشتہ ماں باپ کے ساتھ جوڑا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارا تعلیمی اور روحانی رشتہ استاذ کے ساتھ جوڑا ہے استاذ کو ہر دور میں اور ہر قوم میں اہمیت حاصل رہی ہے۔

☆ جس طرح والدین کا ادب ضروری ہے اسی طرح اپنے اساتذہ، ٹیچرز کا ادب بھی ضروری ہے۔ ٹیچرز ہمارے لیے ماں باپ کی طرح ہیں، ہمیں لکھنا پڑھنا سکھاتے ہیں، محنت کرتے ہیں، ہم جتنی ان کی عزت واحترام کریں گے اتنی ہی ہم پڑھائی میں ترقی کریں گے۔

اردو زبان کا مشہور مقولہ ہے:

"با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب"

یعنی ادب کرنے والا خوش نصیب اور بے ادبی کرنے والا بدنصیب ہوتا ہے۔

☆ ٹیچرز کا مذاق اڑانا، ان کی نقل اتارنا، ان کے نام بگاڑنا بہت بری عادت ہے اور اچھے بچوں کا کام نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ایک مرتبہ میں نے کسی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مجھے اتنا اتنا یعنی بہت زیادہ مال ملے تب بھی مجھے پسند نہیں کہ میں کسی کی نقل اتاروں۔"

(سنن ابی داؤد، الادب، باب ما جاء فی الغیبۃ، الرقم: ۴۸۷۵)

عمل کی بات

* ہم سب پکی نیت کریں کہ اپنے والدین/ ٹیچرز کا ادب کریں گے، ان کی بات مانیں گے، کبھی ان سے بدتمیزی نہیں کریں گے۔

دعا مانگنا

⑦ دعا مانگنا

دعا: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو "دعا" کہتے ہیں۔

☆ ہمارے مسائل اور پریشانیوں کے حل کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کی نعمت عطا فرمائی ہے جب بھی ہمیں کوئی پریشانی، مصیبت یا مسئلہ پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کو حل فرما دیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعا عبادت ہی ہے" اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی آیت تلاوت فرمائی۔

''وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ'' (المؤمن:٦٠)

ترجمہ: "اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ: مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعا مومن کا ہتھیار ہے۔"

(مستدرک حاکم: ۱/۴۹۲)

☆ جیسے ہتھیار کے ذریعے حفاظت ہوتی ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے ایمان والے کی حفاظت کا ذریعہ دعا کو بنایا ہے۔

☆ اس لیے ہمیں خوب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے، دعائیں مانگنے والے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

☆ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمارے کام بناتے ہیں۔ جب کبھی کوئی پریشانی ہو، کوئی چیز چاہیے ہو تو ہم اپنے ابو امی بہن، بھائی سے مانگنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

واقعہ: ایک مرتبہ حضرت بقی بن مُخَلَّد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی:

میرے بیٹے کو بادشاہ نے قید کر رکھا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے بیچ کر اپنے بیٹے کو قید سے چھڑا لوں، آپ کسی سے کہہ دیجیے: میرا گھر خرید لے، اس لیے کہ میرے دل کا سکون اور راتوں کا چین ختم ہو چکا ہے۔

حضرت بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن کر کہا:

تم جاؤ، میں تمہارے معاملے میں غور کروں گا۔" اس کے بعد وہ سر جھکا کر بیٹھ گئے اور اس کی رہائی کے لیے دعا مانگتے رہے اور اس واقعے کے تھوڑے دن بعد وہی عورت پھر واپس آئی اور اس مرتبہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا۔

وہ کہنے لگی: میرے بیٹے سے سنیے اس کے ساتھ کیا عجیب واقعہ ہوا۔

حضرت بقی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ پوچھا:

وہ کہنے لگا: "مجھے بادشاہ نے ان قیدیوں کے ساتھ شامل کر دیا تھا جن کے پاؤں ہمیشہ زنجیر سے بندھے رہتے اور وہ بادشاہ کی خدمت کرتے تھے۔

ایک دن میں اپنے ذمہ کے کام کرنے کے لیے جا رہا تھا۔ پاؤں میں زنجیر بندھی ہوئی تھی کہ اچانک چلتے چلتے زنجیر پاؤں سے نکل گئی، مجھ پر جو سپاہی نگران تھا وہ مجھ پر غصہ ہونے لگا کہ پاؤں سے زنجیر کیوں نکالی؟

میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ بھی نہیں کہ یہ زنجیر میرے پاؤں سے کیسے نکلی ہے؟

اس پر اس نے لوہار کو بلوا کر دوبارہ میرے پاؤں میں زنجیر پہنا دی اور اس مرتبہ اس کی کڑیاں خوب اچھی طرح مضبوط گاڑ دی گئیں لیکن اس کے فوراً بعد میں اٹھ کر چلنے لگا تو زنجیر پھر نکل گئی۔

انھوں نے پھر اسے باندھا لیکن پھر چلا تو پھر زنجیر گر گئی۔

وہ لوگ بڑے حیران ہوئے اور اپنے راہبوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا:

"اس سے پوچھو! کیا اس کی ماں زندہ ہے؟

میں نے کہا: "جی ہاں!

انھوں نے کہا: "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دعا مانگی ہے اور اس کی دعا قبول ہو گئی ہے"۔

پھر راہبوں نے ان لوگوں کو مشورہ دیا کہ اب اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس لیے انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں یہاں واپس آ گیا۔

حضرت بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے زنجیر گرنے کا وقت پوچھا تو یہ ٹھیک وہ وقت تھا جب انھوں نے اس کی رہائی کے لیے دعا مانگی تھی۔

(اسمائے حسنیٰ: ۱/ ۳۸۷)

عمل کی بات

- ہم سب پکی نیت کر لیں کہ ہر ضرورت کے لیے روزانہ کم از کم ۳ منٹ اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور مانگیں گے۔
- اپنے لیے اپنے امی ابو، بہن بھائی، دوست رشتہ دار، اور سارے مسلمانوں کے لیے پورے دین پر چلنے کی دعا مانگیں۔

سلام کرنا
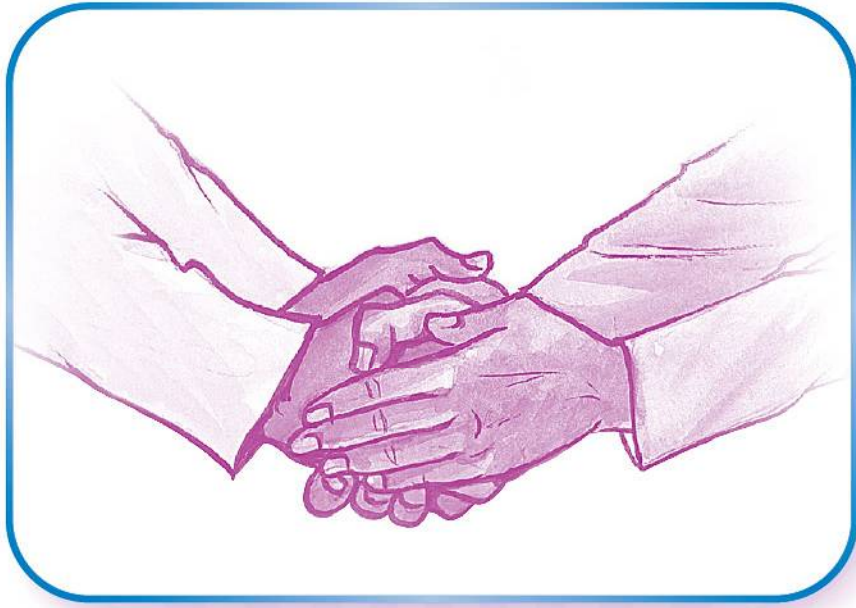
⑧ سلام کرنا

☆ مسلمانوں کا آپس میں ملنا اور ملاقات کے وقت سلام کرنا یہ اسلامی طریقہ ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کو عام کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی ہر ایک کو سلام کریں چاہے اسے جانتے ہوں یا نہیں جانتے ہوں۔

☆ سلام کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ تم ایمان نہ لاؤ اور تم اس وقت تک ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو، سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔"

(سنن ابی داؤد، الادب، باب افشاء السلام، الرقم: ۵۱۹۳)

☆ سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَاَهُمْ بِالسَّلَامِ"۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے"۔

(سنن ابی داؤد، الادب، باب فی فضل من بدا بالسلام، الرقم: ۵۱۹۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا: "اسلام میں کون سا عمل بہتر ہے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھلاؤ اور تم (ہر مسلمان کو) سلام کرو، چاہے اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو"۔

(سنن ابی داؤد، الادب، باب افشاء السلام، الرقم: ۵۱۹۴)

☆ جب سلام کریں تو مسکراتے ہوئے اتنی آواز میں سلام کریں کہ دوسرا سلام سن لے اسی طرح جب کوئی سلام کرے تو اس کو اتنی اونچی آواز میں جواب دیں کہ وہ سن لے۔

☆ سلام کے الفاظ ٹھیک ادا کریں اور کوشش کریں کہ پورا سلام کریں۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"۔

واقعہ: ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دس یعنی ان کے لیے سلام کرنے کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں"۔

پھر ایک اور صحابی آئے انہوں نے یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر وہ صحابی بیٹھ گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیس یعنی ان کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں"۔

پھر ایک تیسرے صحابی آئے اور انہوں نے یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تیس یعنی ان کے لیے تیس نیکیاں لکھی گئیں"۔ (سنن ابی داؤد، باب کیف السلام، الرقم: ۵۱۹۵)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ"۔

ترجمہ: "بات کرنے سے پہلے سلام کرو"۔

(جامع الترمذی، الاستئذان، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، الرقم: ۲۶۹۹)

عمل کی بات

- ہم سب پکی نیت کریں کہ ملاقات کے وقت، بات شروع کرنے سے پہلے، گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلتے وقت سلام کریں گے اسی طرح فون یا موبائل پر بات کرنے سے پہلے ان شاء اللہ سلام کریں گے۔
- پوری کوشش کریں کہ دن میں کم از کم بیس مرتبہ سلام ضرور کریں۔

صبر و شکر

⑨ صبر و شکر

☆ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے امتحان کی جگہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی نعمت دے کر آزماتے ہیں کبھی نعمت واپس لے کر آزماتے ہیں۔ اسی لیے زندگی میں کبھی خوشیاں آتی ہیں، کبھی غم، کبھی راحت، کبھی مصیبت، کبھی چین و سکون اور کبھی بے چینی اور پریشانی۔ بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں، خوشی ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں، اور پریشانی آنے پر صبر کریں۔ کبھی خوشی اور کبھی غم انسانی زندگی کا حصہ ہے۔ خوشی میں اکڑنا، اترانا اور غمی میں گھبرانا، پریشان ہو جانا ایک مسلمان کی شان نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم نہیں۔

☆ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ "راحت میں، خوشی میں، نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں اور مصیبت میں، پریشانی میں، تکلیف آنے پر برداشت اور صبر کریں۔ اپنے دل کو یوں تسلی دیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔ زندگی پرسکون گزرے گی اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر انعام بھی دیں گے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> "مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملے اور ہر حال میں اس کے لیے خیر ہی خیر ہے اور یہ بات صرف اور صرف ایمان والوں کے لیے ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ملتی ہے اس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو شکر کرنے میں اس کے لیے بہتری اور ثواب ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو صبر کرنے میں اس کے لیے بہتری اور ثواب ہے۔"

(صحیح المسلم، الزھد، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، الرقم: ۵۰۰۰)

☆ دیکھیں! اس حدیث سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ بیماری، تکلیف اور پریشانی پر صبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ انعام دیں گے اور خوشی کے موقع پر شکر کرنے والے کو انعام دیں گے۔

واقعہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے، سفر میں وہ زخمی ہو گئے، علاج کرنے والوں کو بلایا تو سب نے یہی کہا کہ پاؤں کاٹنا بہت ضروری ہے۔

پھر اسی دن آپ کے لاڈلے بیٹے کے سینے پر اونٹ نے لات ماری اور وہ مر گیا، آپ نے یہ خبر سن کر فرمایا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔''

ترجمہ: ''تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔''

اور کہنے لگے یقیناً اس سفر میں ہم کو تکلیف بھی پہنچی، پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا:

''اے اللہ! میرے چار اعضاء تھے دو ہاتھ دو پاؤں، ایک تو نے لے لیا تین باقی بچ گئے اور میرے سات بیٹے تھے ایک کو تو نے لے لیا چھ باقی رہ گئے ہیں، پس میں تیری تعریف کرتا ہوں، اس پر جو تو نے دیا اور جو باقی بچا ہے، اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ (اسمائے حسنیٰ ۱/۲۲۳)

☆ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملا کہ پریشانیوں اور مصیبتوں میں بھی شکر ادا کیا جا سکتا ہے۔ وہ کیسے؟ اس کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم وہ نعمتیں سوچیں جو ابھی بھی ہمارے پاس ہیں۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی خوشی کی چیز دیکھتے تو یہ پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔''

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کے فضل سے تمام کام پورے ہوئے ہیں۔''

اور جب کوئی ناگوار، تکلیف دہ چیز دیکھتے تو یہ پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔'' ترجمہ: ''تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، الادب، باب فضل الحامدین، الرقم: ۳۸۰۳)

☆ دیکھیں! ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ اگر ہمیں ہماری پسند کی چیز مل جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں، اس پر اترائیں نہیں کہ میرے پاس تو یہ بھی ہے تمہارے پاس تو نہیں ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز اچھی لگے اور ہمارے پاس وہ چیز نہ ہو تو دل چھوٹا نہیں کریں کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، اس کے پاس تو اتنی چیزیں ہیں۔ دل چھوٹا کرنے سے وہ چیز آپ کی تو نہیں ہو جائے گی بل کہ آپ کو تکلیف ہو گی، اس لیے ہمت سے کام لیں۔

عمل کی بات

✿ ہم سب پکی نیت کریں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والے اور صبر کرنے والے بن کر دنیا میں رہیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے بدلے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت، خوشیاں اور کامیابیاں دے۔ آمین۔

۱۰

وقت ضائع کرنے سے بچیں

⑩ وقت ضائع کرنے سے بچیں

☆ وقت بہت بڑی دولت ہے وقت کی قدر مال سے بھی زیادہ ہے کیوں کہ کھویا ہوا مال تو واپس آ سکتا ہے مگر وقت ہاتھ سے نکل گیا تو وہ واپس نہیں آ سکتا۔اس کو صحیح استعمال کریں،فضول اور بے کار کاموں میں ضائع نہ کریں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وقت اور زمانہ کی قسم کھائی ہے:

وَ الْعَصْرِۙ①اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ②

(العصر: ۱تا۲)

ترجمہ:"اور زمانہ کی قسم،انسان درحقیقت بڑے گھاٹے میں ہے۔"

☆ قیامت کے دن وقت کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا قیامت کے دن جہنمی لوگ نیک عمل کے لیے وقت مانگیں گے مگر ان کو کوئی وقت نہیں دیا جائے گا اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو، ہر کام وقت پر ہو جائے اس کے لیے ہم ہر کام کے لیے وقت طے کریں اور ہر وقت کے لیے کام طے کریں۔یعنی اپنا نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) بنائیں اور اس میں کاموں کی ترتیب لکھیں اور پھر کوشش کریں کہ اس پر پابندی سے عمل ہو۔

مثلاً: نماز کا وقت مقرر ہے، جیسے ہی اذان ہو ہم وضو کریں اور نماز پڑھیں اس وقت کوئی اور کام نہ ہو۔اس کے علاوہ

① کھانے پینے ② سونے

③ پڑھنے ④ مطالعہ کرنے

⑤ گھر کے کام ⑥ کھیلنے کا وقت مقرر ہو۔

☆ کوشش کریں کہ ہمارا وقت موبائل کے فضول استعمال، گیم، فیس بک اور واٹس اپ وغیرہ میں ضائع نہ ہو، ہاں کام کی بات ہو تو ضرور کریں۔موبائل میں گیم کھیلنے کے بجائے ہم ورزش کریں تاکہ ہماری صحت اچھی رہے، بیماری ہم سے دور رہے۔

☆ **یاد رکھیں!** گانا سن کر وقت برباد کرنا بہت بری عادت ہے اس سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

☆ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گانے سے بہت نفرت تھی۔

واقعہ: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے شاگرد حضرت نافع کے ساتھ جا رہے تھے، راستے میں ایک چرواہا (بکریاں چرانے والا) گانا گا رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے گانے کی آواز سن کر اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال دیں اور راستہ بدل لیا اور چلتے ہوئے بار بار اپنے شاگرد حضرت نافع سے پوچھتے: "کیا اس کی آواز آ رہی ہے؟

وہ کہتے جی ہاں! آ رہی ہے۔

یہاں تک کہ چلتے چلتے بہت دور پہنچ گئے پھر پوچھا:

"اب گانے کی آواز آ رہی ہے؟

حضرت نافع نے کہا: "نہیں"۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا:

"میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے کی آواز سن کر اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے آج کیا"۔

(مسند احمد، الرقم: ۴۵۲۵)

عمل کی بات

دیکھیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گانوں سے اتنی سخت نفرت تھی اور اگر ہم خود سے گانے سنیں اور وقت ضائع کریں تو یہ کتنی بری بات ہوگی۔ ہم پکی نیت کریں کہ اپنا وقت بے کار ضائع نہیں کریں گے، اپنا نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) بنائیں گے۔ اپنے آپ کو اس ٹائم ٹیبل کا پابند کریں گے۔ ان شاء اللہ۔